سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ بہاریہ

در شان، کاتب وحی المبین، خال المسلمین، امیر المؤمنین و امام المتقین سیدنا معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہم

قصیدہ کا شانِ ورود:

اس کے بارہ میں خود فرمایا کہ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۱ء میں جب تاریخ عالم کا پہلا یوم معاویہؓ منانے کی سعادت ہوئی تو اس کے نتیجے میں گرفتاری ہوئی اور ڈسٹرکٹ جیل ملتان بھیج دیا گیا۔ الحمد للہ ضمیر مطمئن تھا کہ کوئی غلط کام نہیں کیا بلکہ تاریخ اسلام کی ایک مظلوم صحابی شخصیت کے دفاع کی سزا مل رہی ہے۔ نیت اجر کی تھی کسی دنیوی غرض کی نہیں، سو میرے اللہ نے دامن بھر دیا۔ میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع کے لئے صرف ایک دن میں فیصلہ نہیں کر لیا بلکہ تیس برس تک تاریخ و سیرت کے حوالہ سے جو کچھ مل سکا پڑھ ڈالا اور اس کے مطالعہ کے بعد یہ بات دل و دماغ میں راسخ ہو گئی کہ صحابی رسول سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار کے حوالہ سے سیرت و تاریخ کی کتابوں میں اتہامات کی جس قدر گرد اڑائی گئی ہے وہ اس سے بالکل منزہ ہیں۔ چنانچہ عزم کر لیا کہ اب ان کی شخصیت کا دفاع مجھ پر لازم کہ میں حقائق سے آگاہ ہوں۔ پھر جتنا کچھ ہو سکا میں نے کیا اور اپنی پوری بے وسائل زندگی اس مشن کے لئے وقف کر دی۔ جیل کی فضا نے میرے اس عزم کو اور مہمیز دی۔

جیل میں ایک رات ختم قرآن کر کے تمام انبیاء مرسلین اور ازواج و اصحاب رسول ﷺ کی بارگاہ میں اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہؓ کے حضور ہدیۂ ثواب پیش کیا۔ شاید قبولیت کی کوئی گھڑی تھی کہ بارگاہِ امیر المؤمنینؓ تک رسائی ہوگئی اور ان کی روحانی توجہ ملتفت ہوگئی۔ رات خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ مجھ گناہ گار کو گلے لگایا، ماتھا چوما اور پاس بٹھالیا۔ عالم خواب کی یہ ملاقات پتا نہیں کتنا دیر جاری رہی اور نہ جانے کتنی دیر مزید جاری رہتی کہ اچانک کسی آہٹ کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔ عالم خواب سے عالم حقیقت تک پہنچے تو طبیعت میں ایک ایسی ناقابل بیان بشاشت اور توانائی تھی جو آج تک سنبھالے اور حصار کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ فوراً اٹھ کر وضو کیا اور سجدۂ شکر بجا لایا۔ اس کے بعد اچانک ایک مصرعہ موزوں ہوا جو بالکل غیر متوقع تھا، مجھے یوں لگا جیسے حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی روحانی توجہ سے خود کہلوایا ہے۔ مصرع یہ تھا۔

باشم کا خاندان یا بیتِ امیہ ہو　　　　سب کے لئے کرم کے سمندر معاویہؓ

خواب میں ملاقات کا تأثر اور اس مصرع کے موزوں ہو جانے کے بعد تو جیسے اشعار کا نزول ہونے لگا۔ چنانچہ محض ایک گھنٹہ کے اندر پچاس سے زائد بہاریہ قصیدہ کے اشعار مرتب ہو گئے۔ اس وقت لکھنے کے لئے قلم کاغذ میرے پاس موجود نہیں تھا۔ چنانچہ پہلے ایک چھوٹے سے پتھر سے اور پھر کوئلہ سے دیوار پر ہی لکھنا شروع کر دیا۔ بس ایک جذب کی کیفیت تھی جو ناقابل بیان ہے۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ اب تو میرا ایمان ہے کہ یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہ کا اعجاز تھا۔

۱۹۶۱ء میں جوانی تھی، صحت تھی، کچھ کام کر لیا اور اب جب کہ فالج اور دیگر کئی بیماریوں کی زد میں ہوں، جسمانی توانائیاں روز بروز ختم ہو رہی ہیں مگر اپنے عقیدہ و مسلک میں توانائی اور مضبوطی پہلے سے بڑھ کر محسوس کرتا ہوں۔ جب میں نے تحفظ ناموس ازواج اصحاب

رسول علیہم الرضوان کے سلسلہ میں بطور ایک مشن کام کا آغاز کیا تو اپنوں بیگانوں نے اسے بدعت قرار دیا۔ حتیٰ کہ ایک بزرگ میرے بارہ میں یہاں تک فرما گئے کہ یہ کیا فتنہ کھڑا کر رہا ہے۔ یہ غیر ضروری اوبراور الٹا کام ہے۔ میں یہ سن کر کچھ دیر کے لئے افسردہ ہوا تھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گیا۔ آج فقیر کی اس عاجزانہ محنت کا صلہ عام سے ہر شخص فیض یاب ہو سکتا ہے بلکہ لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔

الحمدللہ! میں خوش ہوں، میرا کلیجہ ٹھنڈا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں ازواج واصحاب رسول کے ناموں کا احیاء ہوتے دیکھ لیا۔ پہلے بڑے بیٹے کا معاویہ تھا یا چند ایک اور تھے مگر اب یہ عالم ہے کہ:

اندر معاویہ ہے، تو باہر معاویہ

(مولانا سعید الرحمن علویؒ، مولانا اخلاق حسین قاسمی اور حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ سے کی گئی گفتگو سے اقتباس۔ ۶ جولائی ۱۹۹۳ء ملتان

ہیں خاور شعور کے اختر کے معاویہؓ ۔۔۔ بحرِ سخا و جود کے گوہر معاویہؓ
بزمِ صفا کے ساقی دلبر معاویہؓ ۔۔۔ بستانِ مصطفیٰ کے گلِ تر معاویہؓ
انگشتریٔ علم کے تابندہ تر نگیں ۔۔۔ رخشندہ چرخِ علم کے اختر معاویہؓ
ذاتِ نبی ہے پیکر اوصافِ طیبہ ۔۔۔ اور آپ کی صفات کا جوہر معاویہؓ
گلدستۂ صفاتِ قدسِ ذات احمدی ۔۔۔ اور ان کی بوئے خوش سے معطر معاویہؓ
سرکار کا وجود ہے شمس و قمر مثال ۔۔۔ اور ان کے نور سے ہیں منور معاویہؓ
محفل میں تھے حلیم و متین اور محتشم ۔۔۔ میدان میں تھے حیدر و صفدر معاویہؓ
اپنوں کے حق میں موجۂ بادۂ خلد ۔۔۔ غیروں کے حق میں شعلۂ واژدر معاویہؓ
اصحابی کالنجوم ہیں برحق و مقتداء ۔۔۔ امت ہے قافلہ تو رہبر معاویہؓ
ہے ان کی ان کے حق میں ہادی و مہدی کی منقبت ۔۔۔ امت ہے اک سفینہ تو لنگر معاویہؓ
رتبے میں مختلف ہیں جو ساتھی رسولؐ کے ۔۔۔ ان میں ہیں بے شمار سے بر تر معاویہؓ
بے شک ابو عبیدہؓ و خالدؓ، علیؓ عظیم ۔۔۔ لیکن نہیں کسی سے بھی کم تر معاویہؓ
ان کا نسب بلند ہے ان کا حسب جلیل ۔۔۔ ذرِ وقار، دین کے گوہر معاویہؓ
ہیں پانچویں ہی پشت میں حضرت سے متصل ۔۔۔ دعوے سے خوشبوت ہیں بڑھ کر معاویہؓ
رشتے ہیں دو رسولؐ سے اک میں ہیں ابن اُخ ۔۔۔ اور دوسرے نبیؐ کے برادر معاویہؓ
اُم حبیبہؓ رملہ ہیں زوجہ رسول کی ۔۔۔ اور ان کے باوقار برادر معاویہؓ
اُم یزید سیدہ میسونؓ پاک باز ۔۔۔ اور ان کے نام دار ہیں شوہر معاویہؓ
بیتِ قریش منبعِ مژدۂ حیات ہیں ۔۔۔ اور اس کے ظلال مقطر معاویہؓ
خوش چہرہ، خوش لباس، خوش قامت و ادا ۔۔۔ شہ زور و شہ دماغ و سخن ور معاویہؓ
گو یومِ فتح میں ظاہر ہوئے امیر ۔۔۔ مخفی مگر تھے پاک و مطہر معاویہؓ
سال سوم میں کاتبِ وحیٔ مبیں بنے ۔۔۔ رہتے تھے پھر حضور میں اکثر معاویہؓ
محبوب تھے، امیں تھے اور سب کے معتمد ۔۔۔ یونہی نہیں تھے مالک محضر معاویہؓ
بعد از چہار یار و حسن شد خلیفہ ای ۔۔۔ امت کے حق میں ارشد و اکبر معاویہؓ

صفین و جمل کی قیامت بھی ٹل گئی
ملت کے نقیب موقر معاویہؓ

اصحاب میں خلیفۂ آخر وہی ہوئے
اور اس میں تھے نبیؐ کے مبشر معاویہؓ

ان کی مصالحت میں پیامِ حیات تھا
واللہ! تھے امن کے پیمبر معاویہؓ

قولِ نبیؐ ہے جو بھی لڑے گا امیر سے
اس کو پچھاڑ دیں گے برابر معاویہؓ

پھر دیکھ لو کہ جو بھی مقابل ہوا رہا
مغلوب اور رہے ہیں مظفر معاویہؓ

الحق رہے سیاست و تدبیر کے امام
سنبھلا نہ دے گئے جس کو دے گئے ٹکر معاویہؓ

کہتے تھے خود کہ جس سے تعلق کبھی ہوا
توڑے گا ناطہ اس سے نہ یکسر معاویہؓ

جب عقل و زبان سے چل جائے سارا کام
پھر کیا کرے گا تیغ سے لڑ کر معاویہؓ

دیتا ہوں اتنی ڈھیل کہ رک جائے خود عدو
ورنہ ہیں اس کی موت مقدر معاویہؓ

بہتان و افتراء ہے سراسر امیر پہ
رکھتے تھے بیتِ مال کو گھر پر معاویہؓ

ظاہر ہے وہ خلیفہ تھے ان کو تھا اختیار
ورنہ تھے کیسے داورِ کشور معاویہؓ

اسراف سے نفور تھے فیاض تھے ضرور
من کے دھنی، غنی و تونگر معاویہؓ

بولے عمر مجوس کے کسریٰ کو کیا کریں ؟
کسرائے مؤمنین ہیں بہتر معاویہؓ

باوصفِ تاج و تخت و سپاہ و خراج و مال
تا عمر ہی رہے ہیں قلندر معاویہؓ

ہے بحرِ روم ان کی عزیمت کا اک گواہ
سارے عرب و عجم کے سکندر معاویہؓ

ہاشم کا خاندان یا بیتِ امیہ ہو
سب کے لئے کرم کے سمندر معاویہؓ

دنیا میں اک مثال ہے کہ بیس لاکھ تک
تحفہ کریں حسنؓ کو میسر معاویہؓ

گر لیں نہ انتقام تو پھر وہ حلیم ہوں
اور بیٹا ہو جانشین تو ستم گر معاویہؓ

یہ منطقِ خبیث ہے ابن سبا کا دین
ورنہ تھے حسن و خیر کے مظہر معاویہؓ

کہتا ہے کون خونِ غنیؓ رایگاں گیا
جبکہ ولی تھے ان کے مقرر معاویہؓ

اک اک شقی کو چن کے کیا واصل سقر
سازش کو کیوں سمجھتے محقر معاویہؓ

ابنِ سبا کی معنوی اولاد کے لئے
تیغ و سنان و دشنہ و خنجر معاویہؓ

بزمِ نبیؐ کے کاتب و بیتِ نبی کے رکن
فوج نبی کے خادم و افسر معاویہؓ

کس کس جگہ سے ان کو نکالو گے ظالمو
اندر معاویہؓ ہیں تو باہر معاویہؓ

علمِ حساب و فہمِ کتاب ان کو مل گیا
پا کر گئے ہیں دولت و دفتر معاویہؓ

موئے شریف و چادر و ناخنِ رسولؐ کے
لے کر گئے ہیں قبر کے اندر معاویہؓ

قولِ نبیؐ ہے حشر میں ہوگا کفن عطا
آئیں گے اوڑھے نور کی چادر معاویہؓ

جس سے ہے میرا رشتہ، ہے اس پر حرام آگ
یوں ہے بہشت فطرت و منظر معاویہؓ

خود ہیں رسولِ پاکؐ ،دعائے رسل کا نقش
اور آپ کی پکار کا مظہر معاویہؓ